السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سسرال میں قصر نماز کے بارے کیا حکم ہے؟

مشقی الاخبار کے مصنف امام عبدالسلام ابن تیمیہؒ نے ج 1 ص 212 پر یہ باب قائم کیا:

سسرال میں قصر کا مسئلہ:

حدیث 1528: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا: جب سے میں مکہ میں آیا ہوں تو میں نے نکاح کر لیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: جو کسی شہر میں نکاح کرلے وہ مقیم جیسی نماز پڑھے (رواہ احمد)

(کای یہ بات درست ہے کہ سسرال میں قصر نماز نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا (خرم ارشاد محمدی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منتقی الاخبار والی روایت مسند احمد (26/1 ح 443) ومسند الحمید (36) میں "عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّى بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، کی سند سے مروی ہے۔

(امام بیہقی نے فرمایا: "فهذا منقطع وعكرمة بن ابراهيم ضعيف" پس یہ منقطع ہے اور عکرمہ بن ابراہیم ضعیف ہے۔ (معرفة السنن والآثار قلمی ج 2 ص 425 نصب الرایہ 3/271

(عکرمہ بن ابراہیم کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے م (دیکھئے لسان المیزان (ج 4 ص 210

(حافظ ہیثمی نے کہا: "وفيه عكرمة بن ابراهيم وهو ضعيف" (مجمع الزوائد 156/2

اس کے برعکس سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے منیٰ میں نماز پوری پڑھنے کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا: "يا ايها الناس ان السنة سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وسنة صاحبيه ولكنه حدث العام من الناس فخفت ان يستنوا"

اے لوگو! سنت وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) سے ثابت ہے۔ لیکن اس سال لوگوں کی وجہ سے رش ہوا ہے لہذا مجھے یہ خوف ہوا کہ یہ لوگ اسے ہی اپنا نہ لیں (یعنی اپنے گھروں میں بھی چار کے بجائے دو فرض پڑھنے نہ لگیں۔) السنن الکبریٰ للبیہقی ج 3 س 144 وسندہ حسن والنظر معرفة السنن والآثار 4239/2

اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس وجہ سے سفر میں نماز پوری پڑھی تاکہ نا سمجھ لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائیں۔

یاد رہے کہ سفر میں پوری نماز پڑھنا بھی جائز ہے جیسا صحیح احادیث وآثار صحابہ سے ثابت ہے۔

اگر کسی شخص کا سسرال دوسرے شہر اور سفر کی مسافت پر ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہاں قصر کرے لیکن پوری بھی پڑھ سکتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ (سفر میں) قصر کرتے رہے اور میں پوری (نماز) پڑھتی رہی آپ نے روزے نہیں رکھے اور میں روزے رکھتی رہی؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: "احسنت یا عائشہ!" اے عائشہ تو نے اچھا کیا۔

(سنن النسائی ج 3 ص 122 ح 1487 وسندہ صحیح، سنن الدار قطنی 2/187 ح 2270 وقال: "وهو اسناد حسن" وصححہ البیہقی 3/142

اس روایت کے راوی العلاء بن زہیر جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق تھے۔ ان پر حافظ ابن حبان کی جرح مردود ہے لہذا بعض علماء کا اس حدیث کو "منکر" یا ضعیف کہنا غلط ہے۔

" سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقصر فی السفر ویتم ویفطر ویصوم

(" بے شک نبی ﷺ سفر میں قصر بھی کرتے تھے اور پوری نماز بھی پڑھتے تھے۔ روزہ رکھتے بھی اور نہیں بھی رکھتے تھے۔ (سنن الدارقطنی 2/189 ح 2275 وقال: "وہذا اسناد صحیح

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ سعید بن محمد بن ثواب سے شاگردوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے، دیکھئے تاریخ بغداد (95/9) حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات میں ذکر کرکے کہا: مستقیم الحدیث" یعنی وہ ثقہ ہیں۔ (ج 8 ص 276)

حافظ دارقطنی نے ان کی بیان کردہ سند کو صحیح کہہ کر اسے ثقہ قرار دیا۔ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ان سے روایت لی ہے۔ (2/134 ح 1062) لہذا انھیں مجہول وغیر موثق قرار دینا غلط ہے۔

تنبیہ: عطاء بن ابی رباح پر تدلیس کا الزام باطل ومردود ہے،

ایک روایت میں آیا ہے کہ

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتم الصلوۃ فی السفر ویقصر"

بے شک رسول اللہ ﷺ سفر میں پوری نماز بھی پڑھتے تھے اور قصر بھی کرتے تھے۔ (سنن الدارقطنی 2/189 ح 2276 وقال: المغیرہ بن زیاد لیس بالقوي" والی جرح مردود ہے۔

خلاصہ یہ کہ نبی ﷺ سے سفر میں پوری نماز پڑھنے کا جواز صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے سفر میں پوری نماز پڑھنا ثابت ہے۔ (مثلاً دیکھئے صحیح بخاری: 1090 و صحیح مسلم: 1572/685

(تنبیہ: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے سفر میں وفات تک قصر کرنا بھی ثابت ہے (دیکھئے صحیح بخاری 1102 و صحیح مسلم: 1579/679

مشہور تابعی ابوقلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی) نے فرمایا: "ان صلیت فی السفر رکعتین فالسنۃ وان صلیت اربعا فالسنۃ" اگر تم سفر میں دو رکعتیں پڑھو تو سنت ہے اور اگر چار رکعتیں پڑھو تو بھی سنت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 2/452 ح 8188 وسندہ صحیح) عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ: اگر قصر کرو تو رخصت ہے اور اگر چاہو تو پوری نماز پڑھ لو۔ (ابن ابی شیبہ 2/452 ح 8191 وسندہ صحیح

(سعید بن المسب نے فرمایا: اگر چاہو تو دو رکعتیں پڑھو اور اگر چاہو تو پڑھو۔ (ابن ابی شیبہ 2/452 ح 8192 وسندہ صحیح

(امام شافعیؒ نے فرمایا: "لَلتَّقْصِيرُ رُخْصَةٌ لَهُ فِي السَّفَرِ فَإِنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ أَجْزَأَ عَنْهُ" سفر میں قصر کرنا رخصت ہے اور اگر کوئی پوری نماز پڑھے تو جائز ہے۔ (سنن الترمذی: 544

(امام ترمذی سے امام شافعی تک، ان اقوال کی صحیح سندوں کے لیے دیکھیں کتاب العلل للترمذی مع الجامع (ص 889) والحمدللہ (27/ذوالحجہ 1426ھ) (الحدیث: 23

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 437

محدث فتویٰ